سوال

(39) سچی توبہ کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی جوان لڑکا کسی جوان لڑکی کے بہکاوے میں آجائے اور وہ زنا کر بیٹھے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ کام اسلام میں جائز نہیں مگر پھر بھی شیطان کے بہکاوے میں آجائے اور غلطی کا احساس ہونے پر سچے دل سے توبہ کرلے اور آئندہ ایسی غلطی کبھی نہ کرے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ (کامران اشرف، فورٹ عباس)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص شیطان کے بہکاوے میں آکر کسی گناہ کا ارتکاب کرلیتا ہے پھر سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کی طرف صاف دل سے توبہ کرلو۔" (تحریم)

ایک مقام پر فرمایا:

"اے ایمان والو! سب اللہ کے آگے توبہ کرلو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔" (نور)

بخاری ومسلم میں سو بندوں کے قاتل کا قصہ ہے بالآخر جب اس قاتل نے سچے دل سے توبہ کا ارادہ کرلیا ایک عالم کے بتانے پر وہ ایک بستی کی طرف روانہ ہوا جہاں لوگ اللہ کی بندگی کرنے والے تھے اسے راستے میں موت آگئی پھر اسے رحمت کے فرشتے لے گئے۔

اسی طرح ایک عورت نے زنا کرلیا پھر نادم ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی حد لگانے کا مطالبہ کیا بالآخر اسے رجم کیا گیا پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس زانیہ کا جنازہ پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مدینے کے ستر بندوں پر تقسیم کی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ (مسلم وغیرہ)

بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

(1)خالص اور سچی توبہ وہ ہوتی ہے کہ جس میں گناہ کرنے والا گناہ سے باز آجائے۔

(2)گناہ پر نادم ہو۔

(3)پختہ عزم کرے کہ پھر وہ اس گناہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

جیسا کہ ریاض الصالحین باب التوبہ میں مذکور ہے : لہذا جو شخص اپنے گناہ پر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیتا ہے اور آئندہ پختہ ارادہ کرلیتا ہے کہ وہ یہ گناہ نہیں کرے گا تو اللہ ایسے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ:72

محدث فتویٰ